احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار | 15 ستمبر 1997ء

روزنامہ الفضل ربوہ

فون 213029

CPL 61

قائم مقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق

جلد 47-82 نمبر 202 | سوموار 12 جمادی الاول - 1418ھ 15 تبوک 1376ھش 15 ستمبر 1997ء

توبہ کی حقیقت

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

توبہ کے یہ معنی ہیں کہ گناہ کو ترک کرنا اور خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا۔ بدی چھوڑ کر نیکی کی طرف آگے قدم بڑھانا۔ توبہ ایک موت کو چاہتی ہے جس کے بعد انسان زندہ کیا جاتا ہے۔ اور پھر نہیں مرتا۔ توبہ کے بعد انسان ایسا بن جاوے کہ گویا نئی زندگی پا کر دنیا میں آیا ہے۔ نہ اس کی وہ چال ہو۔ نہ اس کی وہ زبان نہ ہاتھ نہ پاؤں۔ سارے کا سارا نیا وجود ہو جو کسی دوسرے کے ماتحت کام کرتا ہوا نظر آ جاوے۔ دیکھنے والے جان لیں کہ یہ وہ نہیں یہ تو کوئی اور ہے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 146)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اللہ تعالیٰ کیفیت کو چاہتا ہے اور ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی عزت اور عظمت کے لئے جوش رکھتے ہیں۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ ایک باریک راہ سے گزرتے ہیں اور کوئی دوسرا شخص ان کے ساتھ نہیں جا سکتا۔ جب تک کیفیت نہ ہو انسان ترقی نہیں کر سکتا۔ گویا خدا تعالیٰ نے قسم کھائی ہے کہ جب تک اس کے لئے جوش نہ ہو کوئی لذت نہیں دے گا۔

ہر ایک آدمی کے ساتھ ایک تمنا ہوتی ہے، لیکن کوئی شخص (صاحب ایمان) نہیں بن سکتا۔ جب تک کہ ساری تمناؤں پر اللہ تعالیٰ کی عظمت کو مقدم نہ کر لے۔ ولی قریبی اور دوست کو کہتے ہیں۔ جو دوست چاہتا ہے، وہی یہ چاہتا ہے۔ تب یہ ولی کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (جن و انس کو ہم نے صرف عبادت کے لئے پیدا کیا ہے) انسان کو چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے جوش رکھے۔ تب وہ اپنے ابنائے جنس سے بڑھ جائے گا اور خدا تعالیٰ کے مقرب بندوں میں سے بن جائے گا۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 262)

ربوہ اور اطراف میں سیلاب زدگان کیلئے مجلس خدام الاحمدیہ کی خدمات

دفتر امور عامہ، صدر عمومی، انصار اللہ اور دار الضیافت کی خدمات

مجلس فیصل آباد کا تعاون

امسال شدید بارشوں اور دریاؤں میں طغیانی آنے کی وجہ سے پاکستان کے مختلف نشیبی علاقے سیلاب کی زد میں آ گئے دریائے چناب میں سیلاب کا پانی آنے کی وجہ سے ربوہ کے مضافات اور قریبی دیہات بھی متاثر ہوئے۔ اور پانی ربوہ کے اطراف کے محلوں کے بعض گھروں تک بھی پہنچا۔

دریائے چناب میں پانی کی سطح میں اضافہ کے ساتھ ہی مجلس خدام الاحمدیہ نے سیلاب کا مقابلہ کرنے کے لئے مرکزی نظام کے تابع ایک سکیم تیار کر لی اور اس مقصد کے لئے قائم شدہ مرکزی کمیٹی کے اراکین فوری طور پر مصروف عمل ہو گئے۔ محترم راجہ منیر احمد خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان جملہ امور کی براہ راست نگرانی فرماتے رہے۔ دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ ان ایام میں چوبیس گھنٹے کے لئے کھول دیا گیا یہاں مختلف حلقہ جات کے خدام تین شفٹوں میں ڈیوٹی دیتے رہے

قائم مقام مہتمم مقامی مکرم قمر احمد کوثر صاحب اور مکرم شوکت علی صاحب نائب مہتمم مقامی نے ربوہ کے مختلف اطراف میں باقاعدہ سینٹرز تشکیل دے کر ان کے نگران مقرر کر دئے اور ہر سینٹر پر بھی خدام اس موقع پر خدمت کے لئے میدان عمل میں آ گئے۔

فیکٹری ایریا، وڑائچ ٹاؤن، طاہر آباد، دار العلوم جنوبی اور قریبی علاقوں میں قبل از وقت اطلاع کر کے سب گھروں کو حفاظتی اقدامات کی ہدایت کر دی گئی۔

بند کو مضبوط کرنے کا عمل ربوہ کے محلہ دار الیمن شرقی کی طرف دریائے چناب روکنے کے لئے گزشتہ سالوں میں ایک بند تعمیر کیا گیا تھا۔ امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے سیلابی

باقی صفحہ 7 پر

محترمہ بیگم صاحبہ مولانا نسیم سیفی صاحب کے بارے میں دعا کی تحریک

○ محترمہ بیگم صاحبہ مولانا نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل بہت بیمار ہیں۔ ٹیسٹ ہو رہے ہیں۔ پتہ کا اپریشن متوقع ہے۔ جملہ احباب جماعت کی خدمت میں خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔ مولا کریم اپنا فضل کرے اور جلد شفا عطا فرمائے۔

محترم نسیم سیفی صاحب اپنی اہلیہ محترمہ کے علاج کے لئے کراچی میں مقیم ہیں۔ ان کا پتہ یہ ہے۔

معرفت سلیمان طاہر صاحب

E-23، بلاک 6-پی ای سی ایچ ایس-کراچی

درخواست دعا

○ مکرم مرزا محمد دین صاحب ناز کچھ عرصہ پہلے بوجہ ہارٹ اٹیک فضل عمر ہسپتال میں 10 یوم تک زیر علاج رہے خدا تعالیٰ نے اپنے غیر معمولی فضل سے شفا بخشی۔ اب وہ اینجوگرافی کے لئے مورخہ 97-9-15 کو راولپنڈی تشریف لے جا رہے ہیں۔

احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس مرض سے شفا بخشے۔

نکاح

○ عزیزہ سیدہ عظمیٰ کلثوم صاحبہ بنت مکرم سید ولی اللہ شاہ صاحب دار العلوم وسطی ربوہ کا نکاح ہمراہ مکرم کیپٹن وقاص نعیم صدیقی صاحب ابن کرنل ریٹائرڈ مکرم نعیم احمد صدیقی صاحب لاہور سے بعوض 85000 روپے حق مہر مورخہ 97-8-3 کو بیت المبارک ربوہ میں بعد ظہر مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے پڑھا۔

عزیزہ سیدہ عظمیٰ کلثوم صاحبہ مکرم سید ناظر حسین شاہ صاحب آف کالووال سیداں سیالکوٹ رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی نواسی ہیں اور مکرم سید محمد لطیف شاہ صاحب انسپکٹر (المال) کی پوتی ہیں۔ مکرم کیپٹن وقاص نعیم صدیقی صاحب مکرم محمد اکبر صدیقی آف حاجی پورہ سیالکوٹ رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پڑپوتے ہیں۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت کرے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

وہ خدا جو تمہارا خدا ہے اس کی انسان کے پاتال تک نظر ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

15 تبوک 1376 ھش — 15 ستمبر 1997ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

○ دو دوستوں میں دوستی اسی صورت میں نبھ سکتی ہے کہ کبھی وہ اس کی مان لے اور کبھی یہ اس کی۔ اگر ایک شخص سدا اپنی ہی منوانے کے درپے ہو جائے تو معاملہ بگڑ جاتا ہے۔ یہی حال خدا تعالیٰ اور بندہ کے رابطہ کا ہونا چاہئے۔ کبھی اللہ تعالیٰ اس کی سن لے اور اس پر فضل کے دروازے کھول دے اور کبھی بندہ اس کی قضاوقدر پر راضی ہو جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ حق خدا تعالیٰ کا ہی ہے کہ وہ بندوں کا امتحان لے اور یہ امتحان اس کی طرف سے انسان کے فوائد کے لئے ہوتے ہیں۔ اس کا قانون قدرت ایسا ہی واقع ہوا ہے کہ امتحان کے بعد جو اچھے نکلیں انہیں اپنے فضلوں کا وارث بناتا ہے۔

میں اپنے قلب کی عجیب کیفیت پاتا ہوں۔ جیسے سخت حبس ہوتا اور گرمی کمال شدت کو پہنچ جاتی ہے، تو لوگ وثوق سے امید کرتے ہیں کہ اب بارش ہوگی۔ ایسا ہی جب میں اپنی صندوقچی کو خالی دیکھتا ہوں تو مجھے خدا کے فضل پر یقین واثق ہوتا ہے کہ اب یہ بھرے گی اور ایسا ہی ہوتا ہے۔

جب میرا کیسہ خالی ہوتا ہے تو جو ذوق و سرور اللہ تعالیٰ پر توکل کا اس وقت مجھے حاصل ہوتا ہے میں اس کی کیفیت بیان نہیں کر سکتا اور وہ حالت بہت ہی زیادہ راحت بخش اور طمانیت انگیز ہوتی ہے بہ نسبت اس کے کہ کیسہ بھرا ہوا ہو۔

○ یاد رکھنا چاہئے کہ سلبِ ایمان دو طرح پر ہوتا ہے۔ ایک تو انبیاء کے انکار سے، جس سے کسی کو بھی انکار نہیں اور یہ مسلّم بات ہے۔ دوسرا اولیاء اللہ اور مامورین کے انکار سے سلبِ ایمان ہوتا ہے۔

انبیاء کے انکار سے سلب ایمان تو بالکل واضح امر ہے اور سب جانتے ہیں، لیکن پھر بھی یاد رکھنا چاہئے کہ انبیاء کے انکار سے سلبِ ایمان اس لئے ہوتا ہے کہ نبی کہتے ہیں کہ ہم خدا تعالیٰ کی طرف سے آئے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو کچھ یہ کہتے ہیں یہ میرا قول ہے۔ یہ میرا نبی ہے۔ اس پر ایمان لاؤ۔ میری کتاب کو مانو اور میرے احکام پر عمل کرو۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی کتاب پر ایمان نہیں لاتا اور ان وصایا اور حدود پر جو اس میں بیان کئے گئے ہیں، عمل نہیں کرتا ہے۔ وہ ان سے منکر ہو کر کافر ہو جاتا ہے۔

لیکن وہ صورت جس سے اولیاء اللہ کے انکار سے سلب ایمان ہوتا ہے، اور ہے۔ ایک حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) یعنی جو شخص میرے ولی کے ساتھ دشمنی کرتا ہے، وہ گویا میرے ساتھ جنگ کرنے کو تیار ہوتا ہے۔

○ یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب کوئی شخص کسی سے محبت کرتا ہو اور محبت بھی ایسی جیسے کوئی اپنی اولاد سے کرتا ہے۔ اور ایک دوسرا شخص بار بار کہے کہ یہ شخص مرجائے یا اس کی نسبت اور اسی قسم کی دل آزاری کی باتیں کہے اور اسے تکلیف دے تو وہ شخص ایسی باتوں سے کیونکر خوش ہو سکتا ہے اور وہ باپ جس کے بچے کے لئے کوئی شخص بد دعائیں کر رہا ہو یا دیگر رنج دہ کلمات اس کے بچے کی نسبت استعمال کر رہا ہو ایسے شخص سے کب محبت کر سکتا ہے؟ اسی طرح پر اولیاء اللہ بھی اطفال اللہ کا رنگ رکھتے ہیں، کیونکہ انہوں نے جسمانی بلوغ کا چولا اتارا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی آغوش رحمت میں پرورش پاتے ہیں۔ وہ خود ان کا متولی۔ متکفل اور ان کے لئے غیرت رکھنے والا ہوتا ہے۔ جب کوئی شخص (-) ان کی مخالفت کرتا ہے اور ان کے دکھ دینے پر کمربستہ ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی غیرت جوش مارتی ہے اور ان مخالفت کرنے والوں پر اس کا غضب بھڑکتا ہے۔ اس لئے کہ انہوں نے اس کے ایک محبوب کو دکھ دینا چاہا ہے۔

○ بہت سے لوگ ہیں جو اوباشانہ اور عیاشانہ حالات زندگی رکھتے ہیں اور وہ دنیا کا فخر، دنیا کی عزت اور املاک و دولت چاہتے ہیں۔ اس قسم کی آرزوؤں اور تمناؤں اور ان کے پورا کرنے کی تدبیروں اور تجویزوں میں ہی اپنی عمر کھو بیٹھتے ہیں۔ ان کی آرزوؤں کی انتہا نہیں ہوتی کہ پیغام موت آجاتا ہے۔ اب ان کو بھی اللہ تعالیٰ نے قویٰ تو دیئے تھے۔ انہی قویٰ سے اگر کام لیتے تو حق کو پالیتے۔ اللہ تعالیٰ نے تو کسی سے بخل نہیں کیا، لیکن ایسے لوگ خود قویٰ سے کام نہیں لیتے۔ یہ ان کی اپنی بدبختی ہے۔ نیک بخت اور مبارک ہے وہ شخص جو ان خداداد قویٰ سے کام لے بہت سے آدمی ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جب ان کو کہا جاتا ہے کہ تم خدا تعالیٰ سے ڈرو اور اس کے اوامر کی پیروی کرو اور نواہی سے پرہیز کرو۔ تو وہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم نے کیا ولی بننا ہے؟ اس قسم کا کلمہ میرے نزدیک کلمہ کفر ہے۔ یہ خدا تعالیٰ پر بدگمانی ہے۔ خدا تعالیٰ کے حضور کیا کمی ہے۔ اس کے پاس سرکار کی طرح کوئی محدود نوکریاں تو نہیں ہیں جو ختم ہو جائیں۔ بلکہ جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچے تعلقات پیدا کر لے وہ ان فیوض سے بہرہ ور ہو سکتا ہے جو پہلے راستبازوں کو دیئے گئے تھے۔

؎ بر کریماں کارہا دشوار نیست

○ اللہ تعالیٰ نے جو اپنے محبوب بندوں کا نام ولی رکھا ہے تو کیا ولی بننا خدا تعالیٰ کے نزدیک مشکل ہو سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ یہ اس کے نزدیک بہت سہل امر ہے۔ ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ انسان راستی کے ساتھ اس کی راہ میں قدم رکھنے والا ہو اور اس کے راستے میں صبر و استقلال اور وفاداری کے ساتھ چلنے والا ہو۔ کوئی دکھ اور تکلیف اور مصیبت اس کے قدم کو ڈگمگا نہ سکے۔ جب انسان خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق پیدا کرتا ہے اور ان باتوں سے سے الگ ہو جاتا ہے جو خدا تعالیٰ کی نارضامندی کا موجب ہوتی ہیں۔ اور سچی پاکیزگی اور طہارت اختیار کر لیتا ہے اور گندی باتوں سے پرہیز کرتا ہے، تو خدا تعالیٰ بھی اس کے ساتھ ایک تعلق پیدا کر لیتا ہے اور اس کے قریب ہو جاتا ہے، لیکن اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے دوری اختیار کرے اور گندگی سے نکلنے کی کوشش نہ کرے، تو پھر خدا تعالیٰ بھی اس کی پروا نہیں کرتا۔

جکڑے ہوئے پابندِ روایات ہیں کچھ لوگ
دریوزہ گرِ ارضِ خرابات ہیں کچھ لوگ
جو اپنی سمجھ بُوجھ سے لیتے ہی نہیں کام
اوروں کی عنایات، مراعات ہیں کچھ لوگ
اچھی نہیں لگتی انہیں اچھی سی کوئی بات
اچھوں کے لئے اہلِ فکاہات ہیں کچھ لوگ

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

راشد جاوید شاہد

تحریکِ پاکستان اور تعمیرِ و ترقی پاکستان میں روزنامہ الفضل کا کردار

معاشرے کی تعمیرو ترقی میں صحافت کا کردار بہت اہمیت اختیار کرچکا ہے۔ اور آج معاشرے کے بگڑنے یا سنورنے میں صحافت ہی نمایاں کردار ادا کرتی ہے۔ اگر کسی ملک کی صحافت مثبت قدروں کو فروغ دے تو اس ملک میں اعلیٰ اخلاقی قدریں ہی فروغ پائیں گی۔ ماہرین صحافت کے نزدیک صحافت کے بنیادی طور پر تین مقاصد ہیں۔ (1) راہنمائی کرنا (2) معلومات فراہم کرنا (3) تفریح مہیا کرنا لیکن اکثر ملک میں موخرالذکر میں دو مقاصد کے نام پر اخلاقی اقدار کو پامال کیا جا رہا ہے۔ لیکن اس کے برعکس جماعت احمدیہ کی صحافت نے شروع ہی سے راہنمائی کو اپنا بنیادی مقصد قرار دیا تھا۔ اور حضرت بانی جماعت احمدیہ اور بعد ازاں آئمہ احمدیت کی راہنمائی میں روزنامہ الفضل قادیان اور ربوہ نے ہمیشہ ہر مسئلہ پر قوم کی مناسب راہنمائی فرمائی جماعت احمدیہ میں آغاز سے ہی صحافت کو بہت اہمیت دی گئی۔ اور حضرت بانی جماعت احمدیہ نے ابتدائی دور کے دو اخبارات الحکم اور البدر کو اپنے دو بازو قرار دیا۔ لیکن احمدیہ صحافت کا روز اول سے یہی منشور رہا کہ معاشرے میں مذہبی و اخلاقی اقدار کو فروغ دیا جائے۔ اور مادہ پرستی کے اس دور میں دنیا کو خدا کے آستانہ پر جھکایا جائے۔

تحریک پاکستان ہو یا قیام پاکستان کے بعد قوم کی راہنمائی ہو' یا پاکستان پر مسلط کی جانے والی جنگیں ہوں یا عالم اسلام کا کوئی اور مسئلہ ہمیشہ الفضل نے آئمہ احمدیت کے ارشادات کی روشنی میں قوم کی مناسب راہنمائی فرمائی ہے۔

آج جبکہ پاکستان اپنی پچاسویں سالگرہ منا رہا ہے۔ ہم تحریک پاکستان اور بعد ازاں تعمیرو ترقی پاکستان میں روزنامہ الفضل کے کردار کا سرسری سا جائزہ پیش کرتے ہیں۔

تحریک پاکستان میں روزنامہ الفضل کا کردار

جب تحریک پاکستان اپنے زوروں پر تھی اس وقت برصغیر کے مسلمان انتہائی کسمپرسی کا شکار تھے۔ ایک تو مسلمانوں کے اخبارات ویسے ہی کم تھے۔ دوسری طرف مسلمانوں کی مذہبی تنظیمیں مسلم لیگ اور قائداعظم کی راہ میں کانٹے بچھانے کا کام کر رہی تھیں۔ ان حالات میں قادیان سے شائع ہونے والا جماعت احمدیہ کا ترجمان الفضل ایسا مذہبی اخبار تھا جس نے ہر موڑ پر مسلم لیگ کا ساتھ دیا۔ اس دور میں الفضل میں امام جماعت احمدیہ کے ارشادات اور ان کی راہنمائی میں کثرت سے ایسے مضامین شائع ہوتے تھے۔ جن میں احمدیوں سے بالخصوص اور دوسرے مسلمانوں سے بالعموم اپیل کی جاتی تھی کہ وہ مسلم لیگ کا ساتھ دیں۔

چنانچہ 1945ء کے انتخابات جو مسلم لیگ کے لئے انتہائی اہمیت کے حامل تھے اور اس وقت بہت سے مسلمان عناصر مسلم لیگ اور قائداعظم کے خلاف بھرپور پروپیگنڈا کر رہے تھے اس موقع پر الفضل ہی تھا جو مسلمانان ہند سے پرزور اپلیں کر رہا تھا کہ وہ اس موقع پر مسلم لیگ کو ووٹ دیں۔ اور اس سلسلہ میں امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا بشیرالدین محموداحمد صاحب کا مفصل مضمون 22۔ اکتوبر 1946ء کے الفضل میں شائع ہوا جس میں احمدیوں پر خصوصیت سے زور دیا گیا۔ کہ وہ مسلم لیگ کا ساتھ دیں۔

1946ء کے آخر میں بھارت میں فرقہ وارانہ فسادات پھوٹ پڑے۔ اور ہندوؤں کی جانب سے مسلمانوں پر حملے ہونے لگے۔ اس پر الفضل نے بہت سے مضامین شائع کئے۔ مارچ 1947ء کے الفضل میں ان فسادات کی مذمت میں ایک مضمون شائع ہوا جس میں کانگرس پر تنقید کرتے ہوئے "الفضل" لکھتا ہے کہ کانگرس ہندوستان کی آزادی کے لئے اتنی بے چین نہیں جتنی مسلم لیگ کو کچلنے کی آرزومند ہے۔"

اس موقعہ پر کثرت سے الفضل میں دعا کی درخواستیں بھی شائع کی گئیں۔ تاکہ یہ فسادات ختم ہوں اور مسلمانوں کو سکھ چین نصیب ہو۔

جب حالات خراب ہوں تو افواہیں کثرت سے پھیلتی ہیں۔ اور سینہ گزٹ قسم کی خبروں سے لوگوں میں بے یقینی کی صورتحال پیدا ہو جاتی ہے۔ اس موقعہ پر میڈیا کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ لوگوں کو سمجھائے کہ وہ افواہوں پر کان نہ دھریں۔ چنانچہ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے 8 مارچ 1947ء کے الفضل میں ایک مضمون شائع ہوا جس میں اپیل کی گئیں کہ احباب افواہوں پر کان نہ دھریں اور انہیں آگے نہ پھیلائیں۔ بلکہ اگر کوئی بات پتہ چلتی ہے تو متعلقہ حکام کو اطلاع دیں۔

برصغیر کی تقسیم کے وقت پنجاب کی تقسیم کے خلاف بھی الفضل نے بھرپور مہم چلائی۔ اس سلسلہ میں ایک ٹیلی گرام کا متن بھی شائع کیا گیا جو پنجاب کی تقسیم کے خلاف برطانوی وزیراعظم کو بھجوائی گئی تھی۔ اس میں پنجاب کی تقسیم کو غیر طبعی قرار دیا گیا الفضل سکھوں سے بھی اپلیں کرتا رہا کہ وہ پنجاب کی تقسیم کے مطالبہ سے دستبردار ہو جائیں۔ الفضل نے اس دور میں پنجاب کی تقسیم کو سکھوں کے لئے سیاسی خودکشی قرار دیا تھا۔ جو بعد میں وقت نے صحیح ثابت کر دیا۔

تقسیم ہند کے وقت مسلم مہاجرین کے مسائل حل کرنے کے لئے وسائل انتہائی کم تھے۔ چنانچہ قائداعظم محمد علی جناح نے پاکستان فنڈ کا اجراء کیا۔ الفضل نے اس کی بھرپور حمایت کرتے ہوئے اس کے حق میں تحریک چلائی اور احمدیوں سے بالخصوص اور (۔) مسلمانوں سے بالعموم اس میں بڑھ چڑھ کر چندہ دینے کی اپیل کی گئی۔

جولائی 1947ء میں صوبہ سرحد میں جب استصواب رائے کا فیصلہ کیا گیا تو اس پر بھی الفضل نے مسلمانوں اور مسلم لیگ کے حق میں مضامین لکھے اور کانگرس کی بھرپور مذمت کرتے ہوئے لکھا کہ کانگرس پٹھانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کر رہی ہے لیکن وہ اس میں کبھی کامیاب نہیں ہوگی۔

غرض اگر ہم 1947ء کے اخبار الفضل کا جائزہ لیں تو ہمیں کثرت سے مسلم لیگ کے حق میں اور کانگرس کی بعض پالیسیوں کی مذمت میں مضامین ملیں گے۔

الفضل اور قائداعظم محمد علی جناح

الفضل کی پالیسی یہ تھی کہ قائد کا بھرپور ساتھ دیا جائے۔ چنانچہ اگست 1947ء کے اخبارات میں قائداعظم کا پاکستان روانگی سے پہلے الوداعی بیان شائع ہوا جس میں قائداعظم نے فرمایا۔

"میں آج دہلی کے رہنے والوں کو الوداع کہتا ہوں..... گزشتہ باتوں کو دفن کردو۔ اور آؤ دو نئی آزاد حکومتو! ہندوستان اور پاکستان کے طور پر از سر نو اپنی حیات کا آغاز کریں۔ میں ہندوستان کی اقبال مندی اور امن وامان کے لئے دست بدعا ہوں۔"

قائداعظم کا یہ بیان 21۔ اگست 1947ء کے الفضل نے شائع کیا اور اسے قائداعظم کی اعلیٰ ظرفی قرار دیتے ہوئے لکھا کہ اگر باقی ہندو لیڈر بھی اس فراخدلی اور کشادہ دلی کا مظاہرہ کریں تو حالات بہت بہتر ہو سکتے ہیں۔"

قیام پاکستان کے ساتھ ہی پنجاب میں فسادات پھوٹ پڑے۔ اور سکھوں نے مسلمان قافلوں پر حملے کرنے شروع کر دیئے۔ "الفضل" نے ان فسادات کی بھرپور طریق سے مذمت کی اور 2 ستمبر 1947ء کی اشاعت میں لکھا کہ موجودہ فسادات کا مکروہ ترین پہلو عورتوں اور بچوں پر حملہ ہے جو مذہبی اور اخلاقی ہر لحاظ سے بہت ہی بھیانک جرم ہے۔

13۔ ستمبر کے الفضل میں احمدی احباب کو نصیحت کی گئی کہ وہ اس نازک وقت میں حکومت کی بھرپور مدد کریں۔

ہندوستان سے لاہور منتقل ہونے والا واحد اخبار الفضل 15 ستمبر 1947ء تک قادیان سے شائع ہوتا رہا اس کے بعد لاہور پاکستان منتقل ہو گیا۔ اور 15 ستمبر کا پرچہ لاہور سے بھی شائع ہوا۔ یہ واحد اخبار تھا جو ہندوستان سے لاہور منتقل ہوا۔ چنانچہ اس بارے میں صحافت کے استاد ڈاکٹر عبدالسلام خورشید لکھتے ہیں۔

"اتنے غیر مسلم اخباروں کی روانگی کے باوجود ہندوستان کا کوئی مسلمان روزنامہ لاہور نہ آیا۔ البتہ جماعت احمدیہ کا روزنامہ "الفضل" قادیان سے لاہور منتقل ہو گیا.........اور اب یہ ربوہ سے نکلتا ہے۔"

ایک اچھی بات

جب تمہیں معلوم ہو کہ کسی علاقہ میں وبا پھیلی ہوئی ہے تو وہاں نہ جاؤ۔ اور اگر اس علاقہ میں وباء پھیل جائے جس میں تم موجود ہو تو پھر وہاں سے بھاگ کر کسی اور جگہ نہ جاؤ۔

(داستان صحافت صفحہ 126 مصنف عبدالسلام خورشید مکتبہ کاروان)

قیام پاکستان کے بعد جب بھارت نے کشمیر پر قبضہ جمانے کے لئے اس میں اپنی فوج بھجوادی۔ اور وہاں کے عوام بھارتی جارحیت کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے تو کشمیری مجاہدین اور مظلومین کی امداد کے لئے نہ صرف "الفضل" نے خود تحریک چلائی بلکہ باقی پاکستانی پریس سے بھی اپیل کی کہ وہ اس میں حصہ لے۔ چنانچہ 4 دسمبر 1947ء کا الفضل لکھتا ہے۔

"پاکستان کے ہر باشندہ کا فرض ہے کہ کشمیر بھیجنے کے لئے گرم کپڑے اور چندہ فراہم کرے۔ قارئین الفضل سے خصوصی طور پر اپیل ہے کہ وہ اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ پاکستان کے پریس کا بھی فرض ہے کہ وہ روزانہ اس سلسلہ میں تحریک کرے۔ بلکہ بہتر ہو گا کہ سارے اخبارات مل کر اس کام کے لئے ایک کمیٹی بنا لیں۔"

قیام پاکستان کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے پاکستان کے مستقبل کے بارے میں لیکچر دیئے۔ یہ پر معارف اور نہایت قیمتی لیکچر الفضل کے ذریعہ سے ہی عوام الناس اور ارباب حل و عقد تک پہنچے۔

غیر ملکی قرض لینے کے بارے میں روزنامہ الفضل کی طرف سے پاکستان کو بروقت انتباہ:۔ پاکستان میں آجکل ملکی و غیر ملکی قرضوں کا بہت چرچا ہے کیونکہ پاکستان معیشت قرض کی وجہ سے تباہی کے دھانے پر پہنچ چکی ہے۔ اور مستقبل قریب میں ایسے حالات پیدا ہونے کا اندیشہ پیدا ہوتا رہتا ہے۔ کہ پاکستان کو دیوالیہ قرار دے دیا جائے پاکستان پر اس وقت 20 کھرب یعنی دو ہزار ارب روپے کا قرض ہے اور ہمارا ہر پیدا ہونے والا بچہ تقریباً 15 ہزار روپے سے زائد مقروض ہوتا ہے۔ قیام پاکستان سے چند روز قبل پاکستان کی تاریخ میں پہلی دفعہ جب قرض لینے کی خبر شائع ہوئی کہ بھارتی حکومت پاکستان کو 5۔ ارب روپے قرض دے گی تو اس خبر پر تبصرہ کرتے ہوئے 7۔ اگست 1947ء کے الفضل نے "کیا پاکستان ہندوستان سے قرض لے گا" کے عنوان سے لکھا کہ گو حکومتیں چلانے کے لئے بعض اوقات قرض لینا پڑتا ہے لیکن ہماری رائے میں قرض نہ ہی لیا جائے تو بہتر ہے۔ چنانچہ اخبار الفضل لکھتا ہے۔

لیکن ہماری رائے میں نادار سے نادار ملک کے لوگ بھی اگر چاہیں تو اپنے وطن کو قرضہ کی بلا سے محفوظ رکھ سکتے ہیں۔

قرضہ خواہ افراد لیں یا حکومت پھر قرضہ ہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہو تا ہے۔ اور جو ملک قرضہ لے کر اپنی سکیموں کو چلا تا ہے وہ ضرور اپنے ساہو کار ملک کا گئی باتوں میں رہین ہو جاتا ہے۔ اور اس دباؤ کی وجہ سے اس کو بہت سی ایسی باتیں مان لینی پڑتی ہیں جو بصورت دیگر وہ کبھی ماننا پسند نہ کرے۔

یہ خیال کہ آجکل ایک ایسا ملک جس کی حکومت کے پاس بہت سارو پیہ نہیں چل نہیں سکتی غلط ہے۔ اگر اس ملک کے رہنے والوں کے دلوں میں اپنے ملک کی بہبودی کا احساس پوری طاقت کے ساتھ زندہ ہو تو اس مشکل پر قابو پانا محال نہیں ہے۔

کاش آنے والی حکومتیں اس انتباہ کو مد نظر رکھتیں جو الفضل نے قیام پاکستان کے وقت کیا تھا تو قیام پاکستان میں اقتصادی بدحالی اور معاشی زبوں حالی کی یہ صورت نہ ہوتی۔ قیام پاکستان کے بعد پاکستان میں جماعت احمدیہ کی صحافت آئمہ جماعت کی راہنمائی میں ملکی سلامتی واستحکام کے لئے ہمیشہ کوشاں رہی ہے۔ اور جب بھی پاکستان پر کوئی مشکل وقت آیا جماعت احمدیہ کے روزنامہ الفضل نے اس مسئلہ کے حل کے لئے اپنا بھرپور کردار ادا کیا ہے اور قوم کی مناسب راہنمائی فرمائی۔

جنگ ستمبر میں الفضل کا کردار 6

ستمبر 1965ء کا دن پاکستان کی تاریخ میں انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ اس دن بھارتی افواج نے رات کی تاریکی میں پاک سرزمین پر حملہ کر دیا تھا۔ اور اس وقت پاکستان میں بسنے والا ہر احمدی پاک وطن کے لئے اپنا تن من دھن قربان کرنے کے لئے تیار بیٹھا تھا۔ اس جنگ میں جہاں احمدی فوجیوں نے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے جو تاریخ پاکستان کا درخشندہ باب ہیں وہاں روزنامہ الفضل نے بھی بھرپور کردار ادا کیا۔ ایسے مواقع پر احمدیہ جماعت کے پاس سب سے بڑا ہتھیار خدائے عزوجل کی بارگاہ میں دعا کرنا ہے جب بھارت نے پاک وطن پر حملہ کیا تو جماعت احمدیہ پاکستان کے روزنامہ الفضل نے احباب جماعت کو بار بار مختلف رنگ میں پاکستانی افواج کی فتح کے لئے دعا کرنے کی طرف توجہ دلائی اس سلسلہ میں 7 ستمبر 1965ء کے الفضل میں حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی طرف سے ایک اعلان بعنوان "کشمیر آپ کی دعاؤں کا متقاضی ہے" نمایاں کر کے شائع کیا جس میں آپ نے فرمایا۔

"پس میں احباب جماعت سے دردمندانہ اپیل کرتا ہوں کہ ان ایام میں خاص طور پر کشمیر کی آزادی' کشمیری عوام کی فلاح و بہبود اور مشکلات سے نجات اور پاکستان کی سالمیت روز افزوں ترقی کے لئے نہایت الحاح اور تضرع سے دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ ہر جگہ اہل اسلام کی جملہ پریشانیوں اور مشکلات کو دور فرمائے اور بالخصوص پاکستان کا حافظ و ناصر اور مددگار ہو "آمین"

جنگ کی خبر موصول ہونے کے بعد اہل ربوہ نے ظہر کے وقت بیت المبارک میں اکٹھے ہو کر پاکستان کی کامیابی اور فتح کے لئے دردمندانہ دعائیں کیں۔ اس دعائیہ مجلس کی رپورٹ (احباب میں دعاؤں کا مزید ذوق پیدا کرنے کے لئے) الفضل نے 8 ستمبر 1965ء کے شمارے میں شائع کی۔

جنگ کے موقع پر حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا جو پیغام احباب جماعت کے نام الفضل نے 10 ستمبر کی اشاعت میں شائع کیا اس میں حضرت صاحب نے فرمایا۔

"دعاؤں اور قربانیوں کے ساتھ اپنے محبوب وطن کو مستحکم اور ناقابل تسخیر بنادیں۔"

(الفضل 10 ستمبر 1965ء)

پھر 19 ستمبر کے شمارہ میں بھی الفضل نے احباب جماعت کے لئے حضرت امام جماعت الثانی کی ایک اہم نصیحت شائع کی۔ جس میں آپ فرماتے ہیں۔

سجدہ شکر جنگ ستمبر کے موقعہ پر جہاں الفضل نے کثرت سے دعاؤں کی طرف توجہ دلائی اور احباب جماعت نے دعائیں بھی کیں۔ اور جب اللہ تعالیٰ کے فضل اور احباب جماعت احمدیہ کی عاجزانہ دعاؤں سے جنگ میں پاکستان کو نمایاں فتح نصیب ہوئی اور تو ربوہ میں اہل ربوہ نے اجتماعی طور پر سجدہ شکر ادا کیا تو اس کی مفصل رپورٹ بھی الفضل نے 26 ستمبر 1965ء کے شمارہ میں شائع کی۔ چنانچہ الفضل لکھتا ہے کہ

24 ستمبر بروز جمعہ کو جمعہ کی عبادت (بیت) المبارک میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی اور آپ نے فرمایا کہ

"اللہ تعالیٰ نے اہل پاکستان کو اپنا دفاع کرنے میں اپنی مدد و نصرت سے نوازا۔ اور کئی گنا طاقتور دشمن کو شکست دینے کی غیر معمولی توفیق عطا فرمائی۔ اس غیر معمولی کامیابی پر ہم پر اللہ تعالیٰ کا شکر واجب ہے۔"

مولانا نے خطبہ میں آئندہ بھی مدد و نصرت حاصل ہونے کے لئے دعا کی پرزور تحریک کی۔ چنانچہ جمعہ میں درد و سوز کے ساتھ دعائیں کی گئیں۔ عبادات سے فارغ ہونے کے بعد آپ کی اقتداء میں تمام حاضرین نے ایک علیحدہ علیحدہ سجدہ شکرانہ بھی ادا کیا۔"

جنگ ستمبر کے موقعہ پر الفضل نے مسلسل ایسے مضامین اور اداریے لکھے جس میں جہاد کی اہمیت اور فرضیت کو اجاگر کیا گیا۔

الفضل 10 ستمبر 1965ء کی اشاعت میں سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے بعض تاکیدی ارشادات "پاکستانی احمدیوں کی خصوصی ذمہ داریاں" کے عنوان سے شائع کئے جس میں آپ فرماتے ہیں۔

"تمہیں یہ امر اچھی طرح یاد رکھنا چاہئے کہ جن امور کو (دین حق) نے ایمان کا اہم ترین حصہ قرار دیا ہے ان میں سے ایک جہاد بھی ہے۔ بلکہ یہاں تک فرمایا ہے کہ جو شخص جہاد کے موقعہ پر پیٹھ دکھاتا ہے جہنمی ہو جاتا ہے۔"

پھر آپ فرماتے ہیں۔

"جب کبھی جہاد کا موقعہ آئے (۔) ہمیں اپنے ملک اپنے اموال اور اپنی عزتوں کی حفاظت کے لئے قربانی کرنی پڑے تو ہم اس میدان میں بھی سب سے بہتر نمونہ دکھانے والے ہوں"

(الفضل 10 ستمبر 1965ء ص 3)

جب 6 ستمبر کو بھارتی افواج نے پاکستان پر حملہ کیا تو امام جماعت احمدیہ الثانی نے صدر پاکستان کو پیغام بھجوایا جو الفضل نے دو دفعہ شائع کیا۔ اس میں آپ فرماتے ہیں۔

"مجھے یہ معلوم کر کے انتہائی قلق اور صدمہ ہوا ہے کہ بھارتی حکومت نے بغیر کسی وجہ اشتعال کے بزدلانہ طور پر ہماری مقدس سرزمین پر جارحانہ حملہ کیا ہے۔ امتحان و آزمائش کے موجودہ وقت میں پوری کی پوری قوم یک جان ہو کر فرد واحد کی طرح آپ کے پیچھے ہے۔

میں اپنی طرف سے اور جماعت احمدیہ کی طرف سے آپ کو دل و جان کے ساتھ مکمل تعاون اور مدد کا یقین دلاتا ہوں۔ اس نازک موقع پر ہم ہر مطلوبہ قربانی بجالانے کا عہد کرتے ہیں۔"

الفضل نے 8 ستمبر سے 5 نومبر 1966ء تک تقریباً ہر روز اداریہ کے ذریعہ مختلف انداز میں قوم میں قربانی کے جذبہ کو ابھارا گیا اور بھارتی جارحیت کی مذمت کی گئی کشمیر کے مسئلہ کے حل کی طرف اقوام متحدہ کی توجہ مبذول کروائی گئی۔ اس دوران قوم میں جذبہ جہاد بیدار کرنے کے لئے الفضل نے نہ صرف نظمیں شائع کیں بلکہ منظوم اداریے بھی لکھے۔ چنانچہ 17 ستمبر 1965ء کے الفضل میں روشن دین تنویر صاحب نے منظوم اداریہ "تیرے باوا کی ملکیت نہیں کشمیر میرا ہے" کے عنوان سے شائع کیا جس کے چند اشعار بطور نمونہ درج ذیل ہیں۔

ایک بوڑھے کشمیری کا جزبہ

مری تلوار لاؤ چھڑ گئی ہے جنگ دشمن سے
بہت نزدیک آ پہنچا ہے ظالم میرے مسکن سے
مری تلوار لاؤ گر ضعیفی ہے تو کیا ڈر ہے
ابھی تو میرا بازو خود جوانی سے قوی تر ہے
مری تلوار اگرچہ سخت زنگ آلود ہے لاؤ
زمانوں سے جو کونے میں پڑی بے سود ہے لاؤ
مری تلوار لاؤ دیر سے یہ خوں کی پیاسی ہے
یہ سالوں کی نہیں پیاسی کئی صدیوں کی پیاسی ہے
مری تلوار لاؤ خوں مرے تن میں ابلتا ہے
مرا ہر رو نگٹا شعلہ کی صورت آج جلتا ہے
مری تلوار دو حد ہو چکی اب صبر مشکل ہے
جراحت خوردہ شیر نر کو دل پر جبر مشکل ہے
مری تلوار لاؤ سخت بے انصاف ہے دشمن
ریاکاری کی ہڈی شیطنت کی ناف ہے دشمن
مجھے تلوار دو یہ ہاتھ سے موقعہ نہ کھو جائے
کہ اب تقدیر کا جو فیصلہ ہونا ہے ہو جائے
مری تلوار لاؤ آج سب جھگڑے چکا ڈالوں
پڑے ہیں جو عدو کی آنکھ پر پردے اٹھا ڈالوں
مری تلوار لاؤ جلد لاؤ وقت جاتا ہے
ادھر دو۔ آہ ظالم لے سنبھل جا وار آتا ہے
او بے انصاف اب تو مان اجل نے تجھ کو گھیرا ہے
ترے باوا کی ملکیت نہیں کشمیر میرا ہے۔

تنویر

اسی طرح 1971ء کی جنگ میں بھی الفضل نے اپنا بھرپور کردار ادا کیا۔

جنگ ہو یا قوم پر آنے والا کوئی اور مشکل وقت۔ اس میں اگر عورتیں بھی اپنا بھرپور کردار ادا کریں تو ہر مشکل کا مقابلہ آسانی سے کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ ستمبر کی جنگ میں احمدی عورتوں میں قربانی کا جذبہ بیدار کرنے کے لئے الفضل نے بھرپور مہم چلائی اور خواتین کو مختلف طریق بتائے گئے جس سے وہ ملکی دفاع میں حصہ لے سکتی تھیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں 22 ستمبر 1965ء کے الفضل میں "احمدی خواتین کا ملکی دفاع میں حصہ" کے عنوان سے حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ کے ارشادات الفضل نے شائع کئے۔ جس میں نہایت عمدہ پیرائے میں احمدی خواتین کو جنگ میں بھرپور کردار ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ آپ فرماتی ہیں۔

آپ جب قرون اولیٰ کی جنگوں کا حال تاریخوں میں پڑھتی ہوں گی تو بہت سی بہنوں کے دل میں خیال آتا ہو گا کہ اگر ہم اس وقت ہوتیں تو یوں قربانیاں دیتیں لیکن میری بہنو! اب (دین حق) پر ایک کڑا وقت آیا ہے۔ (۔) جہاں ہماری بہادر اور قابل فخر فوجیں ملک کا دفاع کر رہی ہیں وہاں آپ پر بھی ملکی دفاع کا بہت بڑا فریضہ عائد ہوتا ہے۔ میں وہ چند باتیں درج ذیل کرتی ہوں جن پر عمل کرنا آپ کے لئے بہت ضروری ہے۔

1 ہمارا آخری سہارا مولیٰ کریم ہے جو اپنے بندوں کی عاجزی کو پسند کرتا اور اس کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے۔ ان دنوں میں ہمیں چاہئے کہ باقاعدہ رات کو عبادت کریں۔ عبادات کے علاوہ دن کو نوافل بھی ادا کریں اور اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر پاکستان کی سلامتی مسلمانوں کی بقا۔ مسلمان فوجوں کی کامیابی اور دین حق کی ترقی کی دعائیں مانگیں۔

2 کسی موقع پر بھی اپنے اوسان نہ خطا ہونے دیں۔ (صاحب ایمان) بہادر ہوتا ہے اپنے بچوں میں بھی بہادری کا جذبہ اور قوم و ملک کے لئے قربانی کا جذبہ پیدا کریں۔

3 افواہیں نہ پھیلائیں۔ یہ صریحاً (دین حق) کی تعلیم کے خلاف اور ملک کے مفاد کے منافی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کی سادگی سے کوئی بات کسی دوسرے کو بتا دیں جو ملک کے مفاد کے خلاف ہو اس لئے سنی سنائی باتیں دوسروں تک پہنچانے سے پرہیز کریں۔ یہ بہت بڑی اخلاقی مدد ہو گی جو آپ پاکستان کی کریں گی۔

4 ہر احمدی عورت ابتدائی طبی امداد کی ٹریننگ حاصل کرے۔ تا وقت پڑنے پر ملک کے لئے فائدہ مند ثابت ہو سکے۔ تمام شہری لجنات کو ابتدائی طبی امداد سکھانے کا انتظام کرنا چاہئے۔

5 "قومی دفاعی فنڈ" میں حصہ لیجئے۔ اپنے اخراجات میں کمی کریں اپنے کھانے پینے کپڑوں اور روزمرہ کے اخراجات میں جس قدر کفایت ہو سکے کریں اور روپیہ بچا کر ملک کی حفاظت اور مجاہدین کے اخراجات کے لئے دیں۔

6 ہماری بہنیں مجاہدین پاکستان کے لئے سوئیٹر بُن کر بھجوائیں اور اس کے علاوہ وہ تمام اشیاء جن کے لئے ریڈ کراس یا گورنمنٹ کی طرف سے اعلان کیا جا رہا ہے جمع کر کے بھجوائیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے کہ آپ ملک کے دفاع میں حصہ لے سکیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خاکسار مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ
16-9-65

1965ء کی جنگ میں جب صدر پاکستان نے قومی دفاعی فنڈ قائم کیا تو الفضل نے بار بار تحریک کی کہ اہل وطن بڑھ چڑھ کر اس میں حصہ لیں۔ اور جماعت احمدیہ کی مختلف تنظیموں کی طرف سے جو رقم اس میں بھجوائی گئی اس کے بھی اعلانات الفضل نے شائع کئے تاکہ عوام میں مزید تحریک پیدا ہو۔

چنانچہ 14 ستمبر1965ء کے الفضل کے پہلے صفحہ پر اس شہ سرخی کے ساتھ یہ اعلان شائع ہوا

"صدر مملکت کے قومی دفاعی فنڈ میں صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی طرف سے ایک لاکھ روپے کی نقد ادائیگی"

یہ سرخی تھی اور اس کے بعد تفصیل میں احباب سے اپیل کی گئی کہ وہ بڑھ چڑھ کر اس فنڈ میں اپنے عطیات پیش کریں۔ چنانچہ الفضل لکھتا ہے کہ صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کی اپیل پر کہ اہل پاکستان قومی دفاعی فنڈ میں نہایت فراخ دلی کے ساتھ بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ (۔) حضرت (امام جماعت الثانی) کی منظوری سے صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی طرف سے قومی دفاعی فنڈ میں ایک لاکھ روپیہ بھجوا دیا گیا ہے۔ نیز صدر مملکت کو یہ یقین بھی دلایا گیا ہے کہ (اللہ نے چاہا تو) پاکستان کی جماعت ہائے احمدیہ اور ان کے افراد قومی دفاع کی خاطر دیگر مطلوبہ قربانیوں کے ساتھ ساتھ حسب استطاعت مالی قربانیاں پیش کرنے میں بھی کسی سے پیچھے نہیں رہیں گے چنانچہ پاکستان کی جملہ جماعت ہائے احمدیہ اور ان کے ایثار پیشہ افراد سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ اس نازک موقعہ پر اپنی شاندار روایات کو برقرار رکھتے ہوئے صدر مملکت کے قائم کردہ قومی دفاعی فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور حسب استطاعت فوری طور پر زیادہ سے زیادہ رقوم اس فنڈ میں بھجوائیں۔ احباب کو یاد رکھنا چاہئے کہ وطن عزیز کی حفاظت ہر شہری کا مقدس فرض ہے۔

(الفضل 14 ستمبر1965ء)

شہریوں اور دیگر احمدیوں نے اس فنڈ میں جو عطیات پیش کئے اس کی مستقل خبریں الفضل دیتا رہا۔ 17 ستمبر1965ء کے الفضل کے پہلے صفحہ پر خبر شائع ہوئی۔

"ربوہ کے تمام شہری اپنی ایک ماہ کی آمد کا تیسرا حصہ قومی دفاعی فنڈ میں دیں گے۔ حکام کو زخمی فوجیوں کے واسطے خون دینے کا ہر مطالبہ پورا کرنے کی پیشکش پاکستان کی نمایاں اور فیصلہ کن فتح کے لئے ربوہ کی جملہ (بیوت الذکر) میں خصوصی دعائیں اور نوافل کی ادائیگی"

لجنہ اماء اللہ ربوہ نے دس ہزار روپے قومی دفاعی فنڈ میں پیش کر دیئے۔

صدر انجمن احمدیہ کے کارکنان نے قومی دفاعی فنڈ کے لئے پینتیس ہزار روپیہ جمع کر لیا۔ اس کی تفصیل دیتے ہوئے اخبار لکھتا ہے۔

صدر انجمن احمدیہ نے قومی دفاعی فنڈ کی تحریک ہوتے ہی ایک لاکھ روپیہ کی رقم اس فنڈ میں جمع کرادی تھی اور تمام انجمن ہائے احمدیہ کو پر زور تحریک کی تھی کہ وہ فراخ دلی سے اس میں حصہ لیں۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے بھی فوری طور پر دس ہزار روپے کی رقم جمع کرادی۔ بیرونی جماعتوں سے نہایت خوشکن اطلاعات آرہی ہیں کہ جماعت کے افراد مردوزن دل کھول کر چندہ دے رہے ہیں اور مقامی افسران سے ہر طرح تعاون کر رہے ہیں۔ ربوہ میں صرف کارکنان صدر انجمن احمدیہ نے اس فنڈ کے لئے 35000 روپیہ جمع کر لیا ہے انہوں نے دیگر اہالیان ربوہ کی طرح اپنی دس دن کی آمد اس فنڈ میں جمع کرانے کے لئے پیش کی ہے۔

روزنامہ الفضل نے صرف ملکی تعمیر و ترقی کے لئے ہی اپنا بھرپور کردار ادا کرنے پر اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ عالم اسلام پر جب بھی کوئی مشکل وقت آیا الفضل نے ہمیشہ مثبت رنگ میں قوم کی راہنمائی کی۔ چنانچہ خلیج کی جنگ میں امام جماعت احمدیہ نے مسلسل خطبات دیئے۔ اور وہ خطبات اتنے مفید تھے کہ اگر ان پر عمل کیا جاتا تو خلیج کی جنگ سے ہی عالم اسلام کے لئے ترقی کی نئی راہیں کھل جاتیں اور ان خطبات سے راہنمائی لیتے ہوئے بغیر نام لئے ملک کے بعض معروف کالم نویسوں نے کالم بھی لکھے۔ ان خطبات کو فوری طور پر احباب جماعت کے سامنے لانے کا سہرا بھی الفضل کے سر تھا۔ جو فوراً ان خطبات کو شائع کرتا۔ اس کے علاوہ بوسنیا' چیچنیا اور فلسطین کے مسائل پر بھی الفضل نے آئمہ احمدیت کے ارشادات کی روشنی میں مناسب راہنمائی فرمائی۔

اس کے علاوہ الفضل نے اردو زبان کی ترویج اور فروغ کے لئے بھی بھرپور کردار ادا کیا۔ اب ہم اس کا مختصر اجائزہ پیش کرتے ہیں۔

اردو زبان کے فروغ کے لئے الفضل کا کردار

اردو زبان اپنی ترقی اور فروغ کے لئے ہمیشہ جماعت احمدیہ کی ممنون احسان رہے گی۔ کیونکہ جماعت احمدیہ کی بدولت ہی اردو برصغیر سے نکل کر دنیا کے کناروں تک پہنچی اور آج جہاں جہاں احمدیت موجود ہے وہاں کسی نہ کسی رنگ میں اردو کو جاننے والے موجود ہیں۔ کیونکہ حضرت بانی جماعت احمدیہ نے جو روحانی خزائن دنیا کو عطا کئے وہ اکثر اردو زبان میں ہی تھے۔ اور آج تو جماعت احمدیہ کا الیکٹرانک میڈیا احمدیہ بھی باقاعدہ اردو زبان سکھلانے کے لئے کلاسیں نشر کر رہا ہے۔ جن میں حضرت امام جماعت احمدیہ بنفس نفیس شریک ہو کر بچوں اور بڑوں کو اردو زبان سکھاتے ہیں۔

اس کے علاوہ الفضل نے بھی اردو کے فروغ کے لئے نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ اس وقت ہم خصوصیت سے قیام پاکستان سے قبل جو اردو زبان کے خلاف ہندوؤں کی مختلف تحریکیں چلیں ان میں الفضل کے کردار کا جائزہ لیتے ہیں۔

سردار پٹیل ہندوستان ریڈیو اسٹیشن کے جب انچارج بنے تو باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت اردو کی نشریات میں عربی اور فارسی کے مانوس الفاظ کی جگہ سنسکرت کے غیر مانوس الفاظ کا استعمال کثرت سے ہونے لگا۔ اس پر جون 1947ء کے الفضل میں "آل انڈیا ریڈیو کی زبان "اردو" پر دست درازی غیر مانوس ہندی الفاظ کا بھرمار" کے عنوان سے شائع ہوا جس میں ارباب حل و عقد سے اپیل کی گئی کہ وہ اردو سے تعصب کا مظاہرہ نہ کریں اور سردار پٹیل کے تعصب کا ذکر کرتے ہوئے اخبار لکھتا ہے کہ

تعصب اور تنگدلی کی اس سے بڑھ کر اور کیا مثال ہوگی کہ محض اس جرم میں اردو کو تدریجاً ہندی زبان کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ کہ اس میں بدقسمتی سے ایسے الفاظ بھی موجود ہیں۔ جو مسلمانوں سے تعلق رکھنے والے دو زبانوں یعنی عربی اور فارسی سے لئے گئے ہیں۔ (۔) اول تو ویسے ہی آل انڈیا ریڈیو کے پروگراموں میں اب پہلے کی نسبت ہندی کا حصہ بہت زیادہ اور اردو کا حصہ بہت کم کر دیا گیا ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اس پر بھی سردار پٹیل کی ہندی نوازی اور اردو دشمنی کی ذہنیت مطمئن نہیں ہوئی۔ کیونکہ خبریں نشر کرنے کے لئے جو زبان اب اردو یا ہندوستانی کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔ اس میں سے بڑی سرعت کے ساتھ چن چن کر عربی اور فارسی کے مانوس الفاظ کو نکالا جارہا ہے۔ اور ان کی جگہ ہندی یا سنسکرت کے ایسے غیر مانوس الفاظ داخل کئے جارہے ہیں۔ جو مسلمان تو الگ رہے خود ہندوؤں کا تعلیم یافتہ طبقہ بھی نہیں سمجھ سکتا۔ اس کے بعد اخبار لکھتا ہے۔

شائد خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اس طریق سے اردو کو مٹایا جاسکتا ہے۔ اور اس کی جگہ ہندی اور سنسکرت کو رائج کیا جا سکتا ہے۔ لیکن ایسا خیال کرنے والے احباب خود یاد رکھیں۔ کہ اردو کو عارضی طور پر کچھ نقصان تو بے شک پہنچ سکتا ہے۔ لیکن زبان اردو کو مٹایا نہیں جا سکتا۔ اور نہ مستقل طور پر اس کی ترقی کو روکا جاسکتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (حضرت بانی سلسلہ) کے ذریعہ سے اس زبان کو زندہ جاوید بنا دیا ہے۔

اور اس کو ایسی برکت عطا فرمادی ہے کہ وہ ہزاروں مخالفانہ کوششوں کے باوجود پھیلتی پھولتی جائے گی حتیٰ کہ احمدیت کی ترقی کے ساتھ ساتھ ہر ملک اور ہر علاقہ میں رائج ہو جائے گی۔ اور اسے ایک بین الاقوامی حیثیت ہو جائے گی۔

اس کے بعد 31 جولائی 1947ء کے الفضل میں بھی "ہندوستانی زبان" کے عنوان سے مضمون شائع ہوا جس میں "سول اینڈ ملٹری گزٹ" میں شائع ہونے والے ایک ہندو کے خط کا جواب دیا گیا۔ ہندو نے موقف اختیار کیا تھا کہ سنسکرت ہی ہندوستان کی اصل زبان ہے اس لئے اس کے الفاظ ہی اردو زبان میں شامل کرنے چاہئیں۔ اس کے جواب میں الفضل نے دلائل دیتے ہوئے لکھا کہ

"ہندوستان کی مشترکہ زبان بننے کا کسی زبان کو حق ہے تو اسی زبان کو ہے جو قدرتاً یہاں ارتقاء پذیر ہوئی ہے۔ اب زبردستی اس کی ہیئت تبدیل کرنا اور اس میں سنسکرت جیسی مردہ زبان کے نہایت غیر مانوس الفاظ ٹھونسنا اس کو ہندوستانی زبان نہیں رہنے دے گا۔"

(الفضل 31 جولائی 1947ء)

غرض الفضل نے ہر رنگ میں ملک و قوم کی خدمت کی۔

ہومیو پیتھی کے فروغ میں الفضل کا کردار

پاکستان اور اکثر ترقی پذیر ممالک کو جن بنیادی مسائل کا سامنا ہے ان میں سے ایک صحت کا مسئلہ ہے۔ کیونکہ ان ممالک کے پاس اتنے وسائل نہیں کہ وہ اپنے عوام کی صحت کے مسائل سے باحسن طور پر عہدہ برا ہو سکیں۔ پاکستان میں تو اس وقت طبی سہولتوں کا اس قدر فقدان ہے کہ 2'364 افراد کے لئے ایک ڈاکٹر اور 1'706 افراد کے لئے ہسپتال کا ایک بستر ہے۔ اور ایلو پیتھی طریقہ علاج اس قدر مہنگا ہے کہ پاکستان میں ہر فرد کے لئے ممکن ہی نہیں کہ علاج کروا سکے ایسے حالات میں ایسے طریقہ علاج کی ضرورت تھی جو سستا اور موثر ہو۔ چنانچہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے ہومیو پیتھی کے فروغ کی تحریک کی۔ اور احمدیہ ٹیلی ویژن پر باقاعدگی سے ہومیو پیتھی کلاس کا اجراء فرمایا۔ الفضل کے ذریعہ ہی یہ کلاسیں تحریری شکل میں جماعت احمدیہ اور دیگر افراد تک پہنچتی ہیں اس طرح انہیں ایک سستا اور سریع الاثر اور انتہائی صاف و شفاف علاج فراہم ہو سکتا ہے۔

غرض تعمیر و ترقی پاکستان میں "الفضل" کی صحافت نے نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ تحریک پاکستان ہو یا اس کے بعد تعمیر و ترقی پاکستان جماعت احمدیہ کی صحافت نے مروجہ صحافت کے برعکس آئمہ احمدیت کے ارشادات کی روشنی میں مناسب راہنمائی فرمائی۔ اور انتہائی کم وسائل کے باوجود پاکستان کے استحکام کے لئے بھرپور کردار ادا کیا۔ گو آج کے اس ترقی یافتہ دور میں بھی الفضل پر قدغنیں لگائی گئیں۔ کبھی اس کو بند کیا گیا اور کبھی مدیران پر مقدمے بنائے گئے۔ اور دلچسپ امر تو یہ ہے کہ چونکہ جماعت احمدیہ پاکستان کے ربوہ سے نکلنے والے اخبارات و جرائد کا پرنٹر ایک ہی ہے اس لئے اس مجاہد پر بننے والے مقدمات کی تعداد 100 کے قریب پہنچ چکی ہے۔ جو کہ شائد ایک ریکارڈ ہو۔ عرصہ دراز سے الفضل کو ایک بھی سرکاری اشتہار نہیں ملا۔ ان سب باتوں کے باوجود جماعت احمدیہ کی صحافت کا تو یہی نصب العین ہے کہ ہر رنگ میں ملک و قوم کی خدمت کی جائے اور اللہ کے فضل سے الفضل اس فریضہ کو احسن رنگ میں انجام دے رہا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

جسے نصیحت کرنی ہو اسے زبان سے کرو۔ ایک ہی بات ہوتی ہے وہ ایک پیرایہ میں ادا کرنے سے ایک شخص کو دشمن بنا سکتی ہے اور دوسرے پیرایہ میں دوست بنا دیتی ہے۔ پس (اس طریق سے جے سب سے اچھا ہو اس سے بحث کر) کے موافق اپنا عمل درآمد رکھو۔ اسی طرز کلام ہی کا نام خدا نے حکمت رکھا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے (وہ جسے چاہتا ہے حکمت عطا کرتا ہے) مگر یاد رکھو جیسی یہ باتیں حرام ہیں ویسی ہی نفاق بھی حرام ہے۔ اس بات کا بھی خیال رکھنا کہ کہیں پیرایہ ایسا نہ ہو جاوے کہ اس کا رنگ نفاق سے مشابہ ہو۔ موقعہ کے موافق ایسی کارروائی کرو جس سے اصلاح ہوتی ہو۔ تمہاری نرمی ایسی نہ ہو کہ نفاق بن جاوے۔ اور تمہارا غضب ایسا نہ ہو کہ بارود کی طرح جب آگ لگے تو ختم ہونے ہی میں نہیں آتی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

سرب بوسنیا میں خانہ جنگی

بوسنیا ہرزے گووینا کے سرب حصے میں خانہ جنگی کا فی الحال کوئی حل معلوم نہیں کیا جاسکا کیونکہ دونوں فریقین اپنی اپنی جگہ اور اپنے اپنے خیالات پر ڈٹے ہوئے ہیں۔

یاد رہے کہ بوسنیا کے سرب حصے میں حالیہ الیکشنوں میں منتخب ہونے والی خاتون صدر بل جانا پلاوسک نے کچھ عرصہ قبل اپنے حصے کی پارلیمنٹ کو معطل کر کے نئے انتخابات کا اعلان کر دیا تھا لیکن پارلیمنٹ نے اس کے اس حکم کو ماننے سے انکار کر دیا بلکہ الٹا صدر کے نئے الیکشن کا اعلان کر دیا۔ یہ پارلیمنٹ جنگی جرائم کے ملزم اور سربیا کے سابق سربراہ راڈوان کراڈزک کی حمایت کر رہی ہے۔ اب یوگوسلاویہ بھی اس جنگ میں صدر بل جانا کے خلاف کود پڑا ہے اور ان کی حکومت کی طرف سے سربیا کی صدر پر سخت حملے کئے گئے ہیں۔ امریکہ اور مغربی ممالک اور ان کے تحت نیٹو کی فوجیں بھی اس میں پارٹی بن گئی ہیں اور وہ خاتون صدر بل جانا کی حمایت کر رہی ہیں۔ بوسنین سرب آرمی کے کمانڈر جنرل پیرو کالک نے بھی صدر بل جانا کو کہا ہے کہ وہ پارلیمنٹ کے حکم کو مان کر نئے صدارتی الیکشن کروائیں جبکہ صدر کہتی ہیں کہ یہ پارلیمنٹ ہی ناجائز ہے کیونکہ میں نے اسے توڑ دیا ہے۔ اب اس کا کوئی وجود نہیں۔ اس کا کوئی حکم دینا بھی ناجائز ہے۔

جھگڑا اصل میں یہ ہے کہ صدر بل جانا اور امریکہ اور مغربی ملک اور نیٹو سب چاہتے ہیں کہ 1995ء میں طے پانے والے بوسنین امن معاہدہ پر مکمل طور پر عمل کیا جائے جبکہ بوسنین سرب لیڈر اس معاہدے کو ختم کرنے پر تلے بیٹھے ہیں۔ اور نیٹو کی کسی دھمکی یا انتباہ کو کوئی اہمیت نہیں دیتے حالانکہ اس وجہ سے ان کو مغربی ممالک کی طرف سے ملنے والی مدد سے بھی محروم رہنا پڑ رہا ہے جس کی وجہ سے بوسنین سرب ریپبلک کی مالی حالت کرد شین اور مسلم حصے کے مقابلے میں بہت خراب ہے اور اس کی وجہ سے عام سرب پبلک بھی بے حساب پریشانیوں میں مبتلا ہے لیکن ان کے لیڈروں کا رویہ ایسا ہے کہ پبلک بھی مجبور ہو کر رہ گئی ہے۔ نیٹو کی فوجیں اس وقت تک کوئی خاص فیصلہ کن اقدام کرنے سے گریز کر رہی ہیں بلکہ صرف بل جانا کے قبضے میں جو حصہ ملک ہے اس کی حفاظت تک اپنے اقدام کو محدود رکھے ہوئے ہیں۔ ان کو یہ خطرہ لاحق ہے کہ سرب انتہا پسند کہیں نیٹو کی فوجوں کے خلاف دہشت گردی نہ شروع کر دیں۔ جس کی روک تھام ان کے لئے بہت خطرناک مسئلہ بن جائے گا۔ اس لئے نیٹو کی ان مجبوریوں کے ہوتے ہوئے اس مسئلے کا کوئی حل جلدی نظر نہیں آتا۔

○○○

طالبان کی نئی فتوحات

طالبان کی جنرل مالک کے ہاتھوں شکست کے بعد افغانستان میں حالات پھر غیر یقینی ہو گئے تھے۔ طالبان مخالف اتحاد نے طالبان کی شکست کا فائدہ اٹھاتے ہوئے کابل پر بھرپور حملے کا آغاز کیا اور بعض دفعہ تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کابل پر دوبارہ احمد شاہ مسعود کا قبضہ ہو جائے گا۔ لیکن کچھ عرصہ کے بعد طالبان نے پھر اپنی فوجوں کو مجتمع کر کے مخالفین کا مقابلہ شروع کیا اور یہ رسہ کشی کافی عرصہ چلتی رہی۔ طالبان مخالف قوتوں میں بھارت ایران روس اور وسط ایشیائی نو آزاد حکومتوں کا بھی نام لیا جانے لگا۔ لیکن پھر طالبان کی فتوحات کی خبریں آنے لگیں اور اب یہ خبر آئی ہے کہ طالبان جنرل عبد المالک کی دفاعی لائن توڑ کر قندوز سے سمندگان میں داخل ہو گئے ہیں۔ اس معرکے میں طالبان کی سرکاری فوج نے جنرل عبد المالک کی فوج کے 9 افراد گرفتار کر لئے اور دو ٹینک تباہ کر دئے۔ مبصرین کے مطابق ایک مہینہ کے دوران طالبان کی یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ لیکن ابھی تک اس کامیابی کو فیصلہ کن نہیں کہا جاسکتا کیونکہ دوسری طرف احمد شاہ مسعود کی فوج نے پھر دوبارہ کابل کے ہوائی اڈے پر راکٹ برسائے جو ہوائی اڈے کے احاطہ میں گرے لیکن کوئی نقصان نہیں ہوا۔

○○○

اسرائیل کا مذاکرات سے انکار

اسرائیلی وزیر اعظم بن یامین نیتن یاہو نے کہا ہے کہ اسرائیل اب اس وقت تک فلسطینی رہنماؤں کے ساتھ امن معاہدہ کے سلسلہ میں مذاکرات نہیں کرے گا جب تک کہ یاسر عرفات دہشت گردی کے خلاف اپنی کارروائیاں صحیح رنگ میں شروع نہیں کرتے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس وقت تک فلسطین کی آخری حیثیت کے متعلق بھی بات چیت ممکن نہیں نیتن یاہو نے فلسطینی اتھارٹی کے علاقہ سے مزید فوجی واپس بلانے بھی بند کر دئے ہیں۔ اب اس سے یہ بات صاف ظاہر ہو گئی ہے کہ نیتن یاہو اپنے آپ کو اوسلو امن معاہدہ کا پابند بھی نہیں سمجھتے۔

یاد رہے کہ اوسلو امن معاہدے کی رو سے اسرائیل کو مغربی کنارے اور غازہ پٹی تک کا علاقہ فلسطینی اتھارٹی کے دائرہ کار میں شامل کر دینا تھا۔ جو کہ پانچ سال کے عرصہ میں مکمل ہونا تھا۔ اور اس عرصہ کے دوران اسرائیل اور فلسطینی اتھارٹی کے سربراہ فلسطینی اتھارٹی کی آخری حیثیت پر مذاکرات کرتے رہیں گے۔ اس کے علاوہ فلسطینی اتھارٹی کی سرحدیں اور القدس پر کنٹرول یہودی آبادیوں کے متعلق فیصلہ اور یہودی پناہ گزینوں کے مسائل کا حل بھی ڈھونڈا جانا تھا۔ فلسطینی ریاست کی آخری حیثیت کے متعلق مذاکرات مئی 1996ء میں شروع کئے گئے تھے لیکن بعد میں بند کر دئے گئے اور ابھی تک شروع نہیں کئے جاسکے۔ جنوری میں اسی معاہدہ کے مطابق مغربی علاقے سے اسرائیل کی واپسی اب تک مکمل ہو جانی چاہئے تھی لیکن نتن یاہو نے اس پر عمل در آمد روک دیا اور کہا کہ خود کش بم دھماکے فلسطینی علاقے سے کئے گئے ہیں۔ اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یاسر عرفات اپنے کئے گئے وعدوں سے منحرف ہو گئے ہیں لیکن اسرائیلی پولیس ہی نے یہ کہا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ یہ بم دھماکے کے کرنے والے باہر سے آئے ہوں اور انہوں نے القدس میں رہائشی لوگوں کے ساتھ مل کر یہ کارروائی کی ہو۔

○○○

فلسطین سے متعلق عرب سربراہان کی کانفرنس

مصر اردن اور فلسطین کے سربراہوں نے اپنی سربراہی کانفرنس کے بعد اسرائیل سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ امن معاہدے کے خلاف اپنی کارروائیوں سے باز رہے۔ اور اسرائیل کی طرف سے کئے گئے وعدوں کو ایفاء کرے۔ ان تینوں سربراہوں نے امریکہ کی وزیر خارجہ مسز میڈیلن البرائٹ کے مشرق وسطیٰ کے دورہ سے قبل یہ کانفرنس کی تھی تاکہ ان کے سامنے فلسطین کے بارے میں مشترکہ موقف پیش کیا جاسکے۔

دراصل یہ کانفرنس بیت المقدس کے وسطی بازار میں ہونے والے خود کش بم دھماکوں سے سنگین صورت حالات پیدا ہونے کی وجہ سے بلائی گئی تھی۔ ان بم دھماکوں کے نتیجہ میں سات افراد ہلاک ہو گئے تھے 192 زخمی ہو گئے تھے۔ اس کے علاوہ جنوبی لبنان میں اسرائیل کے حملہ کے نتیجہ میں بارہ اسرائیلیوں کی ہلاکت بھی اس صورت حال کی وجہ بنی ہوئی تھی۔

اسرائیل نے اوسلو معاہدہ کے خلاف مارچ میں بیت المقدس کے مشرقی عرب علاقوں میں یہودیوں کے لئے نئی بستیاں بسانے کا اقدام کیا تھا اس دن سے یہ معاہدہ ڈانواں ڈول ہو گیا تھا۔

اس کے بعد فلسطینی باشندوں نے احتجاج کے لئے خود کش دھماکے شروع کر دیئے اور اب اسرائیل نے امن معاہدہ کو ہی ختم کرنے کا اعلان کیا ہے۔

ان تینوں لیڈروں نے اوسلو معاہدہ کی ان شرائط پر مکمل طور پر عمل کرنے کا مطالبہ کیا ہے جن پر آپس میں اتفاق ہو چکا ہے۔ اور اسرائیل سے کہا ہے کہ وہ اس معاہدے کو سبوتاژ کرنے کی کوششوں سے باز رہے۔ موجودہ صورت حال کا ذمہ دار بھی اسرائیل کو ٹھہرایا گیا جس نے سب سے پہلے یہودی آبادیوں کا آغاز کر کے اس چپقلش کی بنیاد رکھی تھی انہوں نے اسرائیل کو کسی شامی علاقے پر کسی قسم کی نئی کارروائی کرنے سے بھی منع کیا۔

○○○

آلودہ خوراک اور پانی کے نقصانات

بی بی سی نے اپنی نشریات میں بتایا ہے کہ عالمی ادارہ صحت نے ایک رپورٹ تیار کی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ آئندہ چند ماہ میں دنیا بھر میں فوڈ پوائزننگ میں تین سو گنا اضافہ ہونے والا ہے۔ اور یہ رپورٹ دونوں ترقی پذیر اور ترقی یافتہ ممالک کے انتہائی پریشان کن ہے لیکن ترقی پذیر ممالک اس وبا کا زیادہ شکار بنیں گے کیونکہ ان ممالک میں صاف پانی تک بہت کم لوگوں کی رسائی ہے۔ اور حکومتیں اور خود پبلک بھی اس بات کی طرف بہت کم توجہ دیتی ہیں کہ آلودہ خوراک اور پانی بہت سی بیماریوں کی وجہ بنتے ہیں۔ آلودہ خوراک اور پانی سے جو بیماریاں پیدا ہوتی ہیں ان میں ہیپاٹائٹس اے (یرقان) ہیضہ دست اور پیچش خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ یہ حیران کن بات ہے کہ ترقی یافتہ ممالک میں بھی حالیہ برسوں میں زہریلی خوراک سے بیمار ہونے کے بہت سارے واقعات رپورٹ کئے گئے ہیں۔ جس کی وجہ سے یہ بتائی گئی ہے کہ ان ملکوں میں بھی بیکٹریا سے پھیلنے والی اس طرح کی بیماریوں کی طرف حال ہی میں اتنی توجہ نہیں دی گئی جتنا کہ دی جانی چاہئے تھی۔ ادارہ صحت کا کہنا ہے کہ ترقی پذیر ممالک میں تو اس طرف بالکل ہی توجہ نہیں دی جاتی۔ اور لوگ اپنے گھروں میں بھی تازہ خوراک کے بارے میں ضروری احتیاطیں ملحوظ نہیں رکھتے۔

پانی کے متعلق سب سے آسان احتیاط یہ ہے کہ پانی کو ابال کر اور دوبارہ ٹھنڈا کر کے پیا جائے جس سے جراثیم کی بہت بڑی مقدار ختم ہو جاتی ہے۔ خورک کے متعلق چاہئے کہ تازہ سبزی اور پھل استعمال کئے جائیں اور پکانے کے بعد بھی جلد ان کا استعمال کر لیا جائے۔ ڈبوں میں بند سبزیاں اور پھلوں کا استعمال بھی خطرناک نتائج کا پیش خیمہ ہو سکتا ہے۔ اس لئے ان سے بھی اجتناب کرنا چاہئے۔

○○○

ایران میں ثقافتی تبدیلیاں

ایران میں نئی حکومت کے برسر اقتدار آنے سے ہر شعبہ زندگی میں تبدیلیاں تیزی سے آرہی ہیں۔ سعودی عرب کے ساتھ تعلقات بہتر ہونے لگے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی امریکہ نے بھی ایران کے ساتھ تعلقات بڑھانے کے اشارے دینے شروع کر دئے ہیں۔ عراق ایران جنگ کے بعد عراق نے پہلی مرتبہ ایرانی زائرین کے لئے اپنی سرحدیں کھول دی ہیں تاکہ شیعہ لوگ عراق میں واقع مقامات مقدسہ کی زیارت کر سکیں۔ اور پہلا قافلہ روانہ بھی ہو چکا ہے۔ یورپ کی حکومتوں نے اس سال کے شروع سے اپنے سفرا ایران سے واپس بلا لئے تھے اب انہوں نے بھی اپنے سفیروں کو واپس بھیجنے کا عندیہ دیا ہے اور جلد ہی اس سلسلے میں پیش رفت متوقع ہے۔

اب ثقافت کے شعبہ میں بھی ایران بہت ساری پابندیوں کو ختم کرنے کا سوچ رہا ہے جو کہ پچھلی حکومتوں نے لگا رکھی تھیں۔ سب سے پہلی خبر یہ تھی کہ ایران نے لڑکیوں کو بین الاقوامی کھیلوں میں حصہ لینے کی اجازت دے دی ہے 43 سالہ وزیر ثقافت موہاجرانی کا عذر یہ ہے کہ ثقافت لافانی ہے اور ثقافت کی اصل روح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موسیقی ہے۔ اگرچہ ایران کے قدامت پسند طبقوں نے وزیر ثقافت کے اس بیان پر شدید رد عمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ اسلام میں ڈانس اور موسیقی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم محمد صدیق صاحب دار الشکر ربوہ بہت سخت بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ان کی صحت و تندرستی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ضرورت "D.P.E"

○ نصرت جہاں اکیڈمی میں ڈائریکٹر آف فزیکل ایجوکیشن کی اسامی خالی ہے۔ کم از کم اہلیت "سینئر ڈپلومہ ہولڈر" ہے۔ اکیڈمی میں ملازمت کے خواہشمند حضرات اپنی درخواستیں چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن کے نام لکھ کر 30۔ ستمبر 1997ء تک پہنچادیں۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

بیوت الحمد منصوبہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے بیوت الحمد سکیم کے تحت غرباء و مستحقین کو حسب ضرورت رہائشی سہولت مہیا کرنے کی خدمت کا سلسلہ جاری ہے اور سینکڑوں قابل امداد احباب اس بابرکت منصوبہ سے جزوی یا مکمل طور پر رہائشی سہولت پا کر اس کی برکتوں سے مستفیض ہو رہے ہیں اور یہ سلسلہ جاری ہے۔

خدمت خلق کی اس تحریک یا تبریک میں کئی ذی ثروت احباب نے گراں قدر مالی قربانی پیش کرنے کی سعادت پائی ہے۔ اسی طرح دیگر احباب جماعت نے بھی بڑے جوش و جذبہ سے اس میں بھرپور حصہ لیا ہے اور بعض دوست بڑی باقاعدگی کے ساتھ اس تحریک میں اپنی استطاعت کے مطابق مالی قربانی پیش کر رہے ہیں احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ حضرت صاحب کی طرف سے جاری کردہ اس پہلی مالی تحریک میں دل کھول کر حصہ لیں اور ذی ثروت احباب خصوصاً اپنی توفیق کے مطابق پورے مکان کے اخراجات کی صورت میں یا گراں قدر مالی قربانی پیش کریں۔ امراء اضلاع صاحبان اور مربیان کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ وہ اس ضمن میں موثر اور فعال تحریک فرمائیں اور مخیر احباب کے پتہ جات بھی ارسال فرمائیں تاکہ ان سے براہ راست بھی رابطہ کر کے تحریک کی جا سکے۔

امید ہے اس ضمن میں فوری اور موثر کارروائی کر کے اپنی مساعی سے مطلع فرمائیں گے۔ (سیکرٹری بیوت الحمد)

کامیابی

○ مکرم بلال احمد ابن مکرم محمد اکرام چوہدری صاحب ڈائریکٹر ای او بی آئی سرگودھا نے فیڈرل بورڈ اسلام آباد بذریعہ صفہ کالج سرگودھا سے ایف ایس سی فرسٹ ایئر پری انجینئرنگ گروپ میں 464/550 نمبر حاصل کر کے کامیابی حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ عزیز کو مزید کامیابیوں سے نوازے۔

گلشن احمد نرسری

○ تزئین ربوہ کمیٹی کے زیر اہتمام خدا تعالیٰ کے فضل سے گلشن احمد نرسری اہل ربوہ کی خدمت کے لئے ہر سال ضرورت اور موسم کے مطابق پودے تیار کرتی ہے اور احباب کرام کثیر تعداد میں یہاں سے ارزاں نرخوں پر پودے حاصل کرتے ہیں۔ امسال بھی شجرکاری کا موسم شروع ہے۔ اور گلشن احمد نرسری میں ہر قسم کے پودے آپ کے منتظر ہیں۔

اس نرسری میں سایہ دار پودے نیم، بکائن، سکھ چین سفیدہ وغیرہ اور پھولدار اور پھلدار پودے دستیاب ہیں۔ اسی طرح ہر قسم کی بیلیں جو دیواروں اور چھتوں کی زینت بنتی ہیں اور پھولدار گملے مہیا ہیں۔ احباب کرام سے گذارش ہے کہ وہ اس موسم میں زیادہ سے زیادہ پودے حاصل کر کے اپنے اپنے گھروں میں اور ماحول میں لگائیں اور ربوہ کی تزئین میں اضافہ کریں۔ امید ہے آپ منظم سکیم کے تحت شجرکاری مہم میں بھرپور اور فعال حصہ لیں گے۔

سیکرٹری تزئین ربوہ کمیٹی

ہفتہ تحریک جدید

26- ستمبر تا 3- اکتوبر 1997ء

"یاد رکھو! تحریک جدید اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ بفضل خدا تحریک جدید کی نیکی ان نیکیوں میں سے ہے جو لوگ اخلاص سے راہ خدا میں قربانی کریں گے۔ اور متواتر کرتے جائیں گے اللہ تعالیٰ ان کو ان کی موت کے ہزاروں سال بعد بھی ثواب عطا فرماتا رہے گا"۔

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

مکرم امیر / صدر / سیکرٹری صاحب تحریک جدید

۱- فرائض سیکرٹریان ارسال خدمت ہیں ان کو مد نظر رکھ کر ہفتہ تحریک جدید کے دوران خاص کوشش فرمائیں۔

۲- مذکورہ بالا تاریخوں میں ہفتہ تحریک جدید منانے کا اہتمام کیا جائے۔

۳- 26 ستمبر اور 3- اکتوبر بروز جمعہ تحریک جدید کے عنوان پر خطبہ دلوائیں۔

۴- جملہ ذیلی تنظیموں سے استفادہ کیا جائے۔

۵- جن افراد کے ذمہ بقایا ہے ان کی فہرستیں پہلے تیار کر لی جائیں اور وصولی کے لئے مناسب تعداد میں محصلین مقرر کروائیں جو گھر گھر جا کر چندہ تحریک جدید وصول کریں۔ اور 30- ستمبر تک وصول شدہ رقوم داخل خزانہ کروادی جائیں۔

۶- جن افراد کے وعدے غیر معیاری ہیں وہ معیاری کروائے جائیں۔

۷- دفتر اول و دوم کے کھاتہ جات بحال کروانے کے لئے کوشش جاری رکھیں۔

۸- جو کھاتہ جات بحال شدہ ہیں ان کے بارہ میں یہ جائزہ بھی لیں کہ وہ سال بہ سال جاری ہیں۔ کسی وارث کی لاعلمی کے باعث کوئی کھاتہ بند نہ ہونے پائے۔

۹- 3- اکتوبر کو جائزہ لیں اور تعاون کرنے والے دوستوں کے اسماء بغرض دعا سنائے جائیں۔

۱۰- ہفتہ تحریک جدید کی تحریری رپورٹ بھی جلد دفتر ہذا میں بھجوادیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

اعلان داخلہ

○ قائد اعظم یونیورسٹی اسلام آباد نے سیلف فنانس کی بنیاد پر مندرجہ ذیل میں داخلوں کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ 1- MBA- 2- کمپیوٹر سائنس- 3- .M.Sc اکنامکس داخلہ فارم وغیرہ 200 روپے کے عوض بک شاپ سے یا 220 روپے کا پوسٹل آرڈر بنام خازن یونیورسٹی ارسال کر کے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 30- ستمبر 97ء ہے۔

○ انڈس سکول آف آرٹ اینڈ آرکیٹکچر کراچی نے مندرجہ ذیل ڈگری پروگراموں میں داخلہ کا اعلان کیا ہے 1- آرکیٹکچر 2- ڈیزائن (کمیونیکیشن- ٹیکسٹائل- سرامکس) 3- فائن آرٹس (پینٹنگ- Sculpture - پرنٹ میکنگ)

داخلہ فارم 100 روپے کے عوض ادارہ واقع سٹریٹ 33- بلاک 2- سکیم- 5 کلفٹن کراچی سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 4- اکتوبر 97ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

نمائندہ روزنامہ الفضل کا

○ مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب نمائندہ روزنامہ الفضل شعبہ اشتہارات اپنے دورہ کے دوران گجرات، جہلم، منڈی بہاؤالدین، چکوال، راولپنڈی، اسلام آباد، میرپور آزاد کشمیر کے اضلاع کے دورہ پر آرہے ہیں۔ احباب جماعت اور عہدیداران جماعت سے خصوصی تعاون کی اپیل کی جاتی ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

بقیہ صفحہ 1

ریلے نے اس بند کو نقصان نہیں پہنچایا پانی کی سطح اس بند سے نیچی رہی اور پانی ایک سطح پر بہتا رہا۔ تاہم احتیاطی تقاضوں کے پیش نظر 28۔ اور 29۔ اگست کو خدام نے وقار عمل کے ذریعے اس بند کی مرمت کی اور اسے مزید مضبوط کرنے کا کام سرانجام دیا بند کے کمزور حصوں کو مٹی سے بھری بوریوں وغیرہ سے مضبوط کیا گیا مکرم صدر صاحب عمومی کا تعاون بھی شامل حال رہا اور بلدیہ ربوہ نے بھی دو ٹرالیوں اور عملہ کے کچھ ارکان کے ساتھ اس کام میں معاونت کی۔ یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ خالی بوریاں ربوہ کے مختلف گھروں اور دوکانوں سے جمع کی گئیں اور اس کام میں صرف خدام ہی شامل ہی نہیں ہوئے بلکہ مجلس انصار اللہ مقامی ربوہ کی ہدایت پر انصار نے بھی نہایت ذوق و شوق سے حصہ لیا۔ اور بعد از اں بند کی نگرانی اور حسب ضرورت فوری اقدامات کے لئے ربوہ کے خدام کی ڈیوٹیاں لگائی گئیں۔ مسلسل چار دن تک چوبیس گھنٹے خدام نے یہاں ڈیوٹیاں انجام دیں۔ نظارت امور عامہ کے تعاون سے رات کے وقت یہاں روشنی کے لئے بجلی کے جنریٹر کا بھی بندوبست کیا گیا۔

اطراف ربوہ سے آئے ہوئے پناہ گزینوں کی خدمت ربوہ کے مضافات میں پانی آجانے کی وجہ سے متاثرہ دیہاتوں کے بہت سے افراد نسبتاً اونچے مقام پر ہونے کی وجہ سے ربوہ میں مختلف مقامات پر پناہ گزین ہو گئے تھے نشیبی مقامات سے انخلاء کے لئے بھی خدام نے اپنی خدمات پیش کیں اور نقل مکانی کرنے والے سب افراد کا سامان اٹھا کر محفوظ مقامات پر پہنچانے میں ان کی مدد کی۔

اس موقع پر دار الضیافت میں سیلاب زدگان کی ضرورت کے مطابق زائد کھانا تیار کیا جاتا رہا اور ان ایام میں روزانہ اوسطاً 900 افراد کو صبح، شام کھانا نظام جماعت کی طرف سے مہیا کیا گیا جسے رضاکار خدام دار الضیافت سے حاصل کر کے نہایت مستعدی سے متاثرین تک پہنچاتے رہے۔ متاثرین میں سے کچھ لوگ دار الضیافت اور دفتر مقامی میں بھی کھانے کے لئے پہنچتے رہے ان کے لئے بھی مزید کھانے کا انتظام کیا جاتا رہا۔ بغیر اطلاع کے بھی اگر کوئی کھانا حاصل کرنے پہنچتا تو اس کی ضرورت اسی وقت پوری کی گئی۔

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع فیصل آباد نے سیلاب زدگان کے لئے بہت سی اشیاء خورد و نوش جن میں چاول، چینی، گھی، صابن، دالیں اور کپڑے وغیرہ شامل تھے مرکز بھجوائیں جنہیں فوری طور پر متاثرین میں تقسیم کر دیا گیا۔

سیلاب کے دنوں میں متاثرین کو مفت طبی امداد بھی مہیا کی جاتی رہی اس مقصد کے لئے مکرم ڈاکٹر عبداللہ پاشا صاحب مہتمم خدمت خلق کے ساتھ فضل عمر ہسپتال ربوہ کے چار ڈاکٹر صاحبان چار پیرا میڈیکل سٹاف ممبرز اور دیگر 2- ڈاکٹروں اور 3 ڈسپنسر صاحبان نے متاثرین کو مفت طبی مشورہ اور ادویات مہیا کیں۔ ان ایام میں کل 1036 مریضوں کو مفت طبی امداد مہیا کی گئی اور پانی اترنے کے بعد بھی سیلاب زدہ علاقوں میں یہ سلسلہ خدا تعالیٰ کے فضل سے مسلسل جاری ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 13 ستمبر-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 26 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 36 درجے سنٹی گریڈ

○ پاک بھارت مذاکرات 15- سے 18- ستمبر تک دہلی میں ہوں گے۔ مذاکرات کے تیسرے دور میں پاکستان کی نمائندگی شمشاد احمد کریں گے۔ متنازعہ بیانات پر بھارت کی وضاحتیں جزوی طور پر تسلی بخش ہیں۔

○ احتساب کمشنر نے نواز شریف اور بے نظیر کے خلاف شکایات پر کارروائی شروع کر دی ہے۔ ڈپٹی اٹارنی جنرل نے لاہور ہائی کورٹ میں دائر رٹ درخواست کا شق وار جواب پیش کیا۔ سماعت 23- ستمبر تک ملتوی کر دی گئی ہے۔

○ صدر فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ اعلیٰ تعلیم کے فروغ اور تحقیقی اداروں کے قیام کو اولین ترجیح دی جائے۔

○ دولت مشترکہ کے ممالک کی 34 ویں سالانہ کانفرنس 14- سے 25- ستمبر تک ماریشس میں ہو رہی ہے۔

○ امریکہ نے کشمیر کے بغیر بھارتی ایجنڈا مسترد کر دیا ہے۔ امریکی نائب وزیر خارجہ نے دورہ بھارت کے دوران جن امور پر بات چیت کی تھی بھارتی ایجنڈا ان کی نفی کرتا ہے۔ واشنگٹن پوسٹ کی رپورٹ کے مطابق کشمیری اور سکھ حریت پسند جو امریکہ میں پناہ گزین ہیں بھارت نے ان کی واپسی کا مطالبہ کیا ہے۔ جبکہ امریکہ ان کی واپسی کو سیاسی حل سے مشروط کرنا چاہتا ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب محمد شہباز شریف کی مسلسل کوششوں اور بین الاقوامی سطح پر ڈونر ایجنسیوں کے ساتھ موثر رابطے کے ذریعے حکومت پنجاب صوبے کے عوام کو علاج معالجے اور صحت عامہ کی دوسری سہولتوں کی فراہمی کے لئے 2- ارب روپے کے فقید المثال منصوبے کو ڈوبنے سے بچانے میں کامیاب ہو گئی۔ سابق دور میں برطانیہ اور جرمنی کے تعاون سے مکمل ہونے والا منصوبہ معرض التوا میں ڈال دیا گیا تھا۔

ورلڈ بینک اور جرمنی کی حکومت نے منصوبہ کی تکمیل میں دوبارہ تعاون کا فیصلہ کر لیا۔ پراجیکٹس پر عملدرآمد کی فضا میں غیر معمولی اضافہ پر بھی اطمینان کا اظہار کیا گیا ہے۔

○ وزیر اعظم نواز شریف کی زیر صدارت کابینہ کے اجلاس میں 30 ارب روپے کے "زرعی قرضوں کے پیکج" کی منظوری دے دی گئی ہے۔ زرعی پیکج کے تحت اس سکیم پر عملدرآمد یکم اکتوبر سے ہو گا۔ 10 ارب روپے کے قرضے کاشتکاروں کو ٹریکٹروں کی خریداری کے لئے فراہم کئے جائیں گے۔ حکومت سالانہ 30 ہزار ٹریکٹر بک کرکے کاشتکاروں میں تقسیم کرے گی۔ وزیر اعظم نے ٹریکٹروں اور کھاد کی قیمتیں کم کرنے کی بھی ہدایت کی ہے۔ اور کہا ہے کہ قرضوں کی فراہمی کا کام شفاف موثر اور کرپشن فری ہونا چاہئے۔

○ یونیورسٹیوں اور صنعتوں کے تعلق کے بارے میں کراچی میں دو روزہ سیمینار سے افتتاحی خطاب کرتے ہوئے صدر فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ اسلامی ممالک ترقی یافتہ ملکوں کی برابری کے لئے خود کو منظم کریں۔ ورکشاپ میں 17 اسلامی ممالک کے 150 مندوبین نے شرکت کی ہے سیکرٹری جنرل اسلامی کانفرنس نے کہا ہے کہ پاکستان امت مسلمہ کی سرزمین ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو کے دور حکومت میں نواز شریف اور مسلم لیگی کارکنوں پر بنائے گئے مقدمات واپس نہ لینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ پیپلز پارٹی کی حکومت میں نواز شریف پر دو سو اور چوہدری شجاعت پر 50 مقدمے بنے تھے۔ مقدمات کی واپسی کی تجویز ایف آئی اے اور وزارت داخلہ کے اعلیٰ حکام نے دی تھی۔ حکومت نے مقدمات واپس لینے کی تجویز سے اتفاق نہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ عدالتیں جو فیصلہ کریں گی وہ سب کو قبول کرنا ہو گا۔

○ ایک سروے کے مطابق رواں سال کے دوران میٹرک کے سالانہ امتحان میں کامیاب ہونے والے قریباً ایک تہائی (64 ہزار) طلباء پر مزید تعلیم کے دروازے بند ہو گئے ہیں اور انہیں لاہور کے 53 کالجوں میں سے کسی ایک میں بھی داخلہ نہ مل سکے گا۔ رپورٹ کے مطابق اس سال قریباً ایک لاکھ درخواستیں کالجوں میں داخلہ کے لئے موصول ہوئیں مگر صرف 36 ہزار امیدواروں کو داخلہ مل سکا۔

ضرورت ہے

ہمیں اکاؤنٹس اور آڈٹ کے لئے کراچی، کوئٹہ، گوجرانوالہ، سکھر، ساہیوال، بنوں، کوہاٹ، سرگودھا، ملتان، وزیر آباد، گجرات، بہاولپور اور اوکاڑہ میں چند احباب کی ضرورت ہے جو بی کام ہوں۔ تجربہ رکھنے والے کو ترجیح دی جائے گی۔
خواہش مند احباب اپنے صدر صاحب حلقہ کی وساطت سے درخواست بھجوائیں۔

چیف اکاؤنٹنٹ
او سی ایس پاکستان پرائیویٹ لمیٹڈ
ورلڈ وائیڈ ہاؤس
C-17 مین کورنگی روڈ۔
ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی فیز II ایکسٹینشن ہائی وے کراچی